سوال

روقت (42) بیان

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

رمضان کے روزوں کی فرضیت اوروقت کا بیان

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

تہ!

مد!

ماہ رمضان المبارک کے روزے رکھنا اسلام کے ارکان میں سے ایک رکن ہے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ فرائض میں سے ایک فریضہ ہے جو دین اسلام سے بدیہی اورواضح طور پر معلوم ہوتا ہے۔

المبارک کے روزوں کی فرضیت کے بارے میں کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلائل کے علاوہ اجماع بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

يَأَيُّهَا الَّذِينَ ءامَنوا كُتِبَ عَلَيكُمُ الصِّيامُ كَما كُتِبَ عَلَى الَّذينَ ... ۱۸۵... سورة البقرة

والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے، تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو (183) گنتی کے چند ہی دن ہیں لیکن تم میں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کرلے اوراس کی طاقت رکھنے والے فدیہ میں ایک مسکین کو کھانا دیں، پھر جو شخص نیکی میں سبقت

واضح رہے کہ آیت مذکورہ (كُتِبَ) کے معنی ہیں "فرض کیا گیا۔" اوراللہ تعالیٰ کے فرمان (فَلْيَصُمْهُ) کا حکم آیا ہے جو فرض ہونے پر دلالت کرتا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے : "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے : "اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں ماہ رمضان المبارک کا روزہ رکھنا بھی ذکر فرمایا

الغرض رمضان المبارک کے روزوں کی فرضیت اورفضیلت میں بہت سی مشہور اور صحیح احادیث وارد ہیں علاوہ ازیں تمام مسلمانوں کا اس پر اجماع ہے کہ رمضان المبارک کے روزے فرض ہیں اوران کا منکر کافر ہے۔

روزے کی مشروعیت میں حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعے سے نفس انسانی کو ردی خیالات اور ذلیل اخلاق سے پاک کیا جائے اوراس کا تزکیہ اور تطہیر ہو۔ یہ ایک ایسا مقصد ہے جس کے حصول سے انسانی بدن کے وہ رخنے تنگ ہوجاتے ہیں جن کے ذریعے سے شیطان انسان کے جسم میں سرایت کرتا ہے

"إنَّ الشَّيطانَ يَجْري من الإنسانِ مَجْرَى الدَّم"

ن کی طرح انسان کے رگ وپے میں چلتا ہے۔" [3]

جب کوئی شخص خوب کھاپی لیتا ہے تو اس کا نفس خواہشات کی پیروی میں آگے بڑھنا چاہتا ہے جس سے انسان کی قوت ارادی کمزور پڑجاتی ہے عبادات میں رغبت کم ہوجاتی ہے جبکہ روزہ اس کے برعکس کیفیت پیدا کرتا ہے۔

کے حصول کی تمنا اوراس کی فاسد خواہشات کو کم کرتا ہے آخرت کی طرف رغبت پیدا کرتا ہے مساکین کے ساتھ ہمدردی اوران کے دکھ درد کا احساس دلاتا ہے کیونکہ روزے دار روزے کی حالت میں بھوک اورپیاس کی تکالیف کا ذائقہ خود چکھتا ہے یادرہے عربی زبان میں روزے کو صوم کہتے ہیں جس کے شر

روزے کا وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے شروع ہوتا ہے اور غروب آفتاب کے ساتھ ہی ختم ہوجاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

...۱۸۷... سورة البقرة

لیے اب تم ان سے ہم بستری کرسکتے ہو اوراللہ نے تمہارے لیے جو لکھ رکھا ہے وہ تلاش کرو اور کھاؤ اور پیو حتی کہ تمہارے لیے صبح کی سفید دھاری کالی دھاری سے واضح (روشن) ہوجائے پھر تم روزے کو رات تک پورا کرو۔" [4]

جب ماہ رمضان کے شروع ہونے کا علم ہوجائے تو اس کے روزوں کی فرضیت شروع ہوجاتی ہے ماہ رمضان المبارک کے شروع ہونے کا علم تین طریقوں سے ہوتا ہے۔

طریقہ :

ضان المبارک کا چاند دیکھنے سے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے :

...۱۸۵... سورة البقرة

نص اس مہینے کو پائے تو وہ اس کا روزہ رکھے۔" [5]

للہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

ؤيتِهِ"

چاند دیکھ کر روزے رکھو۔" [6]

لہٰذا جس نے رمضان کا چاند دیکھ لیا اس پر روزہ رکھنا فرض ہے۔

دوسرا طریقہ

نے کی شہادت سے۔ جب رمضان المبارک کے چاند دیکھنے کی شہادت یا خبر مل جائے تو ماہ رمضان کا آغاز سمجھے۔ اس کے لیے ایک ایسے شخص کی گواہی کافی ہے جو عاقل، بالغ اور معتبر ہو۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے:

"تَرَاءَى النَّاسُ الْهِلَالَ، فَأَخْبَرْتُ رَسُولَ اللَّهِ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، أَنِّي رَأَيْتُهُ، فَصَامَ وَأَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهِ"

نے ماہ رمضان کا چاند دیکھنے کی کوشش کی چنانچہ مجھے نظر آ گیا تو میں نے اللہ کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دی کہ مجھے چاند نظر آ گیا ہے تو آپ نے روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی روزہ رکھنے کا حکم دیا۔"[7]

تیسرا طریقہ

عبان کے تیس دن مکمل ہونے سے انتیس شعبان کا سورج غروب کے بعد مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہ آئے تو تیس دن مکمل ہونے پر ماہ رمضان کا آغاز ہو جائے گا کیونکہ اسلامی مہینہ تیس دنوں سے زیادہ نہیں ہوتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"إِنَّمَا الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ، فَلَا تَصُومُوا حَتَّى تَرَوْهُ، وَلَا تُفْطِرُوا حَتَّى تَرَوْهُ، فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ"

انتیس دنوں کا ہوتا ہے جب چاند دیکھو تب روزے رکھو اور چاند دیکھ کر روزے چھوڑ دو۔ اگر بادل وغیرہ ہو تو شعبان کے تیس دن پورے کر لو۔"[8]

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت سے بھی اس کی تائید ہوتی ہے۔[9]

ہ ہر اس شخص پر فرض ہے جو مسلمان، عاقل بالغ ہو اور اس کی طاقت رکھتا ہو۔ کافر شخص پر روزہ نہ فرض ہے اور نہ اس کی طرف سے درست۔ اگر وہ دوران رمضان میں توبہ کر کے مسلمان ہو جائے تو باقی ایام کے روزے رکھے اور حالت کفر کے گزشتہ ایام کی قضا اس پر لازم نہیں۔

چھوٹے بچے پر روزہ فرض نہیں۔ اگر سمجھ دار چھوٹا بچہ روزہ رکھے گا تو اس کے حق میں وہ روزہ نفلی ہو گا۔

پاگل اور دیوانے شخص پر روزہ فرض نہیں۔ اگر وہ دیوانگی کی حالت میں روزہ رکھے گا تو درست نہ ہو گا کیونکہ اس میں نیت شامل نہیں ہوئی جو ضروری تھی۔

ز مریض اور مسافر پر عجز و سفر کی حالت میں روزہ رکھنا فرض نہیں۔ جب مرض اور سفر کی حالت ختم ہو جائے تو دونوں شخص چھوٹ جانے والے رزوں کی قضا دیں گے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

خَرَ ...۱۸٤... سورۃ البقرۃ

ں سے جو شخص بیمار ہو یا سفر میں ہو تو وہ اور دنوں میں گنتی کو پورا کر لے۔"[10]

رکھنے کا حکم الٰہی مقیم مسافر تندرست مریض اور پاکیزہ حائضہ نفاس والی عورت بے ہوش شخص سب کو شامل ہے۔ ان سب پر فرض ہے کہ عذر ختم ہونے پر چھوٹ جانے والے روزے رکھیں کیونکہ اللہ تعالیٰ کا خطاب ان لوگوں کو بھی شامل ہے اور خطاب اسی لیے ہے تاکہ وہ اس کی فرضیت کا عقیدہ رکھیں او

شخص نے کسی عذر کی بنا پر روزہ چھوڑ دیا پھر دن کے کسی حصے میں اس کا عذر جاتا رہا مثلاً: دن کے کسی حصے میں مسافر سفر سے واپس آ گیا یا حائضہ یا نفاس والی عورت دن کے کسی حصے میں پاک ہو گئی کوئی کافر مسلمان ہو گیا مجنون کو افاقہ ہوا یا بچہ بالغ ہو گیا تو یہ تمام لوگ دن کے بقیہ حصے میں کھانے پینے سے رکے رہیں

روزے کے ابتدائی اور آخری وقت کا بیان

ہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

جُرِ ۱۸۷... سورۃ البقرۃ

ا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرمایا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھ

ن کثیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو ایک رخصت دی ہے یعنی اس میں ابتدائے اسلام کا وہ ایک مشکل حکم ختم کر دیا گیا جس کی بنا پر روزہ افطار کر لینے کے بعد عشاء کی نماز یا اس سے پہلے سونے تک کھانے پینے اور بیوی سے مباشرت کرنے کی اجازت تھی۔ سونے کے

یہ سے روزے کے ابتدائی اور آخری وقت کی حد بندی بھی واضح ہو گئی کہ روزے کا ابتدائی وقت صبح صادق کے طلوع ہونے سے ہے جبکہ آفتاب غروب ہونے پر اس کا وقت ختم ہو جاتا ہے۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً"

وَ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔"[14]

ہ ازیں سحری کھانے کی ترغیب میں بہت سی روایات آئی ہیں اگرچہ پانی کا گھونٹ ہی کیوں نہ ہو نیز طلوع فجر کے قریب (تاخیر سے) سحری کھانا مستحب ہے۔

اگر کوئی شخص طلوع فجر سے پہلے بیدار ہوا ہو اور وہ جنبی ہو یا اس وقت حائضہ عورت حیض سے پاک ہوئی ہو تو وہ پہلے سحری کھائیں اور روزہ رکھیں اور پھر غسل کریں۔

ات کا اکثر حصہ جاگ کر گزارتے ہیں۔ پھر وہ طلوع فجر سے چند گھنٹے قبل سحری کھا کر سو جاتے ہیں۔ یہ لوگ ایسا کر کے درج ذیل غلطیوں کا ارتکاب کرتے ہیں:

1۔ یہ لوگ وقت سے پہلے روزہ رکھ لیتے ہیں۔

2۔ اکثر نماز فجر باجماعت ادا نہیں کرتے۔ اس طرح فرض نماز باجماعت چھوڑ کر اللہ تعالیٰ کے حکم کی نافرمانی کرتے ہیں۔

3۔ کبھی یہ لوگ نماز فجر اس حد تک مؤخر کر دیتے ہیں کہ طلوع آفتاب کے بعد ادا کرتے ہیں جو گناہ اور جرم ہے۔

ٰتعالیٰ کا فرمان ہے :

فَوَیلٌ لِلمُصَلّین ٤ الَّذین ہُم عَن صَلاتِہِم ساہون ٥... سورة الماعون

ںازیوں کے لیے تباہی (اورویل نامی جہنم کی جگہ) ہے جو اپنی نماز سے غافل ہیں۔ "[15]

ٖرض روزے کی نیت رات کے وقت کرنا ضروری ہے۔ اگر کسی نے رات کو روزہ رکھنے کی نیت کرلی لیکن وہ طلوع آفتاب کے بعد بیدار ہوا تو وہ کھانے پینے سے رک جائے تو ان شاء اللہ اس کا روزہ درست ہوگا۔

غالب گمان (اذان وغیرہ سننے) سے سورج غروب ہونے کا یقین ہوجائے تو روزہ کھولنے میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

یَزالُ النّاسُ بِخَیرٍ ما عَجَّلُوا الفِطرَ"

ے لوگ روزہ جلدی افطار کرتے رہیں گے تب تک وہ خیر و بھلائی کے ساتھ رہیں گے۔ "[16]

فرمایا :

قالَ اللہُ تَعالیٰ : "أحَبُّ عِبادِي إلَيَّ أعجَلُهُم فِطرًا"

ٰالیٰ فرماتا ہے میرے محبوب ترین بندے وہ ہیں جو روزہ جلدی افطار کرتے ہیں۔ "[17]

ٰنون یہ ہے کہ تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کیا جائے۔ اگر وہ میسر نہ ہوں تو خشک کھجوریں ہو جائیں ورنہ پانی پر اکتفا کیا جائے۔ سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُفطِرُ عَلَى رُطَبَاتٍ قَبلَ أَن يُصَلِّيَ فَإِن لَم تَكُن رُطَبَاتٌ فَعَلَى تَمَرَاتٍ فَإِن لَم تَكُن حَسَا حَسَوَاتٍ مِن مَاءٍ"

ِصلی اللہ علیہ وسلم نماز (مغرب) ادا کرنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے روزہ افطار کرتے۔ اگر وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوریں کھا لیتے تھے وگرنہ پانی کے چند گھونٹوں پر اکتفا کر لیتے تھے۔ "[18]

اگر کھجوریں نہ ملیں اور پانی بھی نہ ہو تو کھانے پینے کی جو چیز ملے اس سے افطار کر لیں۔

یہاں ایک اہم بات کی طرف توجہ مبذول کروانا نہایت ضروری ہے اور وہ یہ کہ بعض لوگ افطاری کے لیے دسترخوان پر بیٹھ جاتے ہیں اور شام کا کھانا مکمل طور پر کھا کر اٹھتے ہیں پھر وہ نماز مغرب باجماعت ادا کرنے کے لیے مسجد میں نہیں جاتے۔ اس طرح یہ لوگ باجماعت نماز چھوڑ کر بہت بڑی غلطی کا ارتکا

ٰطار کرنے سے پہلے کوئی بھی پسندیدہ دعا کرنا مستحب ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"إن للصائم عند فطره دعوة"

ے وقت روزے دار کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ "[19]

علاوہ ازیں یہ مسنون دعا بھی پڑھے۔

ُصمت وعلی رزقک أفطرت"

میں نے تیرے لیے روزہ رکھا اور تیرے رزق کے ساتھ افطار کیا۔ "[20]

پ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ افطار کر لیتے تو یہ کلمات کہتے :

تِ العُرُوقُ، وَثَبَتَ الأَجرُ إن شاءَ اللہُ"

ختم ہوگئی آنتیں تر ہوگئیں اور ان شاء اللہ، اجر محفوظ ہوگیا۔ "[21]

مسلمان کو چاہیے کہ وہ روزہ رکھنے اور افطار کرنے کے مسائل سیکھے تاکہ وہ مسنون طریقے سے روزہ رکھ سکے اس کا روزہ درست ہو اور اللہ تعالیٰ کے ہاں عمل مقبول ہو۔ یہ چیز نہایت اہم کاموں میں سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

لَقَد كانَ لَكُم فى رَسولِ اللَّهِ أُسوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَن كانَ يَرجُوا اللَّهَ وَاليَومَ الءاخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثيرًا ٢١... سورة الاحزاب

لیے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) میں نمونہ (موجود) ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ اور قیامت کے دن کی توقع رکھتا ہے اور بکثرت اللہ کو یاد کرتا ہے۔ "[22]

---

[1] البقرۃ: 2/183۔185۔

[2] حدیث 8 و صحیح مسلم الایمان باب ارکان الاسلام ودعائمہ العظام حدیث: 16۔

[3] حدیث 2039۔

[4] البقرۃ: 2/187۔

[5] البقرۃ: 2/185۔

[6] حدیث 1909

[7]۔ سنن ابی داؤد الصیام باب فی شہادۃ الواحد علی رویہ حلال رمضان حدیث 2342۔

[8]۔ صحیح مسلم الصیام باب وجوب صوم رمضان لرویہ الحلال حدیث 1080۔

[9]۔ صحیح مسلم الصیام باب وجوب صوم رمضان لرویہ الحلال حدیث 1081۔

[10]۔ البقرۃ: 2/184۔

[11] لابن حزم (6/241

[12]۔ البقرۃ: 2/187۔

[13] کثیر البقرۃ: 2/187۔

[14]۔ صحیح البخاری الصوم باب برکۃ السحود من غیر ایجاب حدیث 1923۔

[15]۔ الماعون 107۔4۔5

[16]۔ صحیح البخاری الصوم باب تعجیل الفطار حدیث 1957۔

[17] طار حدیث 700۔

[18] بیہقی ... حدیث 6962356: 3/164۔

[19] ... حدیث ... 9214/411753۔

[20]۔ (ضعیف) سنن ابن ماجہ الصیام باب القول عند الافطار حدیث 2358۔

[21]۔ (ضعیف) سنن ابن ماجہ الصیام باب القول عند الافطار حدیث 2357

[22]۔ الاحزاب: 33۔21۔

ذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب